نماز: تعدیل ارکان

پروفیسر محمد اسحاق°

رمضان المبارک کی آمد سے اہلِ ایمان کے ایمان اور عبادت اور بندگی کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔ لوگوں کا مساجد کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ نماز کے دیگر احکامات کے ساتھ ساتھ تعدیل ارکان' یعنی نماز کو ٹھیر ٹھیر کر ادا کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر ایک تحریر نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کو بندوں کے ایسے اعمال پسند ہیں جو سنوار کر کیے گئے ہوں اور حُسن و خوبی سے متصف ہوں۔ قرآن پاک میں ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط (الملک ۶۷:۱-۲) اللہ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے زیادہ خوب صورت عمل کس کے ہیں۔

دیکھیے یہ نہیں فرمایا کہ زیادہ عمل کس کے ہیں بلکہ فرمایا خوب صورت عمل کس کے ہیں۔ گویا اللہ کو ہماری طرف سے صرف اعمال نہیں' خوب صورت اعمال مطلوب ہیں۔ ہم اپنی نمازوں کو کس طرح مؤثر اور خوب صورت بنائیں؟ اس ضمن میں ہم تعدیل ارکان کا ذکر کریں گے۔

● **مفہوم اور تقاضے**: تعدیل بمعنی توازن و اعتدال میں دو باتیں شامل ہیں: ایک یہ کہ اعمال نماز میں سے ہر عمل کو ٹھیر ٹھیر کر اطمینان سے ادا کیا جائے۔ عجلت اور تیز رفتاری سے پڑھے

○ پنجاب کالج آف کامرس' لاہور

جانے والے اذکار و آیات پر تفکر و تدبر ممکن نہیں ہوتا۔ جملے اور الفاظ غیر شعوری طور پر، سرعت کے ساتھ یکے بعد دیگرے زبان سے ادا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ذہن الفاظ پر ٹک ہی نہیں سکتا۔

تعدیل کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ ارکان و اعمال باہم متوازن و متناسب ہوں، مثلاً ایسا نہ ہو کہ رکوع بہت مختصر اور سجدہ بہت طویل ہو، یا قومہ (رکوع کے بعد کھڑے ہونے کا وقفہ) بس برائے نام ہی ہو اور نمازی رکوع سے سر اُٹھاتے ہی سجدے میں گر پڑے۔ نماز میں حُسن اسی صورت میں پیدا ہوگا جب نماز کے تمام اعمال باہم متناسب و متوازن بھی ہوں اور ادا بھی ٹھیر ٹھیر کر اطمینان سے کیے جائیں۔

عہد نبویؐ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک آدمی نے مسجد نبویؐ میں نماز پڑھی۔ نبی اکرمؐ بھی قریب ہی تشریف فرما تھے۔ نمازی نے جلدی جلدی نماز ادا کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے اسے فرمایا: لوٹ جا اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی حدیث حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس شخص نے تین یا چار مرتبہ نماز پڑھی کیونکہ حضورؐ ہر مرتبہ فرماتے کہ پھر نماز پڑھ، تیری نماز نہیں ہوئی۔ آخر اس نے عرض کیا: حضورؐ مجھے سکھایئے کس طرح پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہر رکن کو اطمینان و سکون سے ٹھیر ٹھیر کر ادا کر۔ آپؐ نے قومے، جلسے رکوع اور سجدے کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور ہر ایک کو اطمینان و سکون سے ادا کرنے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ حدیث کی صحیح ترین کتابوں بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہے۔

آپ نے غور فرمایا اس آدمی کی نماز میں کیا خامی تھی۔ وہ نماز کو جلدی جلدی اور سر سے بوجھ اُتارنے کے انداز میں پڑھتا تھا۔ آپؐ نے اسے تاکید فرمائی کہ نماز کے سارے اعمال ٹھیر ٹھیر کر اور سنوار کر ادا کرے۔ یہی تعدیل ہے اس کے بغیر نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

● **مجدد الف ثانیؒ کی رائے:** حضرت مجدد الف ثانیؒ تعدیل ارکان کے ضمن میں اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک نمازی کے پاس سے گزرے۔ دیکھا کہ ارکان قومہ، جلسہ وغیرہ کو ٹھیک طرح سے ادا نہیں کر رہا تو فرمایا: ''گر تو اسی عادت پر مر گیا تو قیامت کے دن میری اُمت میں نہ اٹھے گا''۔

ایک اور روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''زید بن وہب نے ایک شخص کو دیکھا کہ

نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع و سجود وغیرہ ٹھیک طرح سے ادا نہیں کر رہا۔ آپؓ نے اسے بلا کر پوچھا: تو کب سے اس طرح کی نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: ۴۰ سال سے۔ فرمایا: اس ۴۰ سال کے عرصے میں تیری کوئی نماز نہیں ہوئی۔ اگر تو مر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہ مرے گا''۔

ذرا آگے چل کر مکتوب الیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''پس چاہیے کہ تعدیل ارکان، یعنی رکوع، سجود اور قومہ، جلسہ کی بخوبی ادائیگی کے لیے کوشش کی جائے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کی جائے، کیوں کہ اکثر لوگ اس دولت سے محروم ہیں اور یہ عمل متروک ہوتا جا رہا ہے۔ اس عمل کا زندہ کرنا دین کی ضروریات میں سے ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو شخص میری کسی مُردہ سنت کو زندہ کرتا ہے تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے''۔ (مکتوب ۶۹، دفتر دوم)

یہ بھی ضروری ہے کہ نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ کو نمازی زبان سے ادا کرے۔ ہونٹ ہلائے بغیر دل ہی دل میں پڑھنا درست نہ ہوگا۔ نماز انفرادی ہو تو پھر موقع چاہے قیام کا ہو یا تشہد کا، رکوع کا ہو یا سجدے کا، الفاظ کو اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ پڑھنے والے کے اپنے کان انھیں سنیں۔ نیز ہمیشہ ایک ہی سورت، مثلاً سورۂ اخلاص کی تکرار نہ کی جائے۔ سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سوروں کو بدل بدل کر پڑھنا چاہیے۔ اس طرح قراءت میں مشینی انداز ختم ہوگا اور شعوری طور پر پڑھنے کا رجحان پیدا ہوگا۔

چند تدابیر

نماز میں تیز رفتاری کی عادت نہایت ناپسندیدہ ہے۔ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ:

۱- آیات و اذکار کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے ایک ایک جملے کو ٹک کر پڑھتے ہوئے آگے بڑھا جائے۔ نمازی ہر جملہ ارادے سے پڑھے، نہ کہ یاد سے۔

۲- انفرادی نمازوں میں رکوع اور سجدے میں صرف تین مرتبہ تسبیح پڑھنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ پانچ یا سات یا دس مرتبہ پڑھی جائیں اور ٹھیر ٹھیر کر اطمینان سے پڑھی جائیں۔

۳- وہ دعائیں اور اذکار یاد کر کے پڑھنے کو معمول بنایا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود وغیرہ میں پڑھتے تھے' مثلاً قومے میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمد کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكاً فِيْهِ (ایسی تعریف جو کثرت والی ہے' پاکیزہ ہے اور برکت والی ہے)۔ دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی گئی ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (اے اللہ! میری بخشش فرما' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت' ہدایت اور رزق عطا فرما)۔ علی ہذا القیاس۔ دعاؤں کی تفصیل کے لیے کسی حدیث کی کتاب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۴- ''......اور رکوع وسجود اور قومہ و جلسہ کو اطمینان سے ادا کرنا چاہیے' یعنی رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوکر ایک تسبیح کی مقدار رکنا چاہیے اور دو سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنا چاہیے تاکہ قومہ اور جلسہ میں اطمینان حاصل ہو۔ جو شخص ایسا نہ کرے وہ چوروں میں داخل ہے''۔ (اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس کا مضمون یہ ہے کہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے)۔

یہ اقتباس حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایک مکتوب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جلد بازی کی عادت ختم کرنے کے لیے یہ ایک عمدہ تدبیر ہے اور احادیث ہی سے اخذ کی گئی ہے' یعنی ایک رکن ختم ہونے پر فوراً دوسرا نہ شروع کیا جائے۔ قیام میں قراءت مکمل ہونے پر فوراً رکوع میں جانے کے بجائے ذرا توقف کیا جائے۔ رکوع کی تسبیحات پڑھ لینے کے بعد فوراً قومے کے لیے کھڑے ہونے کے بجائے معمولی سا توقف کرلیا جائے۔ یوں اعمالِ نماز میں ایک طرح کا ٹھیراؤ اور وقار پیدا ہوگا۔ حضرت مجدد نے صرف قومے اور جلسے کے توقف کا ذکر کیا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اسی میں کوتاہی کرتے ہیں۔

اے لوگ جو ایمان لائے ہو، اگر تم مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا۔ (محمد ۴۷:۷)